Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | پیر ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۶ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۶ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۳۲

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی مصروفیات

یکم تا ۱۵ جنوری ۱۹۸۹ء

پان افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ کا انعقاد

اہل افریقہ کی خدمت کے لئے ہر میدان میں جماعتی خدمات پیش کرنے کا عزم

عرصہ زیر رپورٹ برطانیہ کے مقامات لنڈن - کرائیڈن - مانچسٹر - ایسٹ لنڈن ساؤتھ ہال، جھلنگھم - بریڈفورڈ - COVENTRY - لابری - تنیفیلڈ - ہنیز - کیلیغم - ٹوٹنگ - فارن ہام - ریڈنگ اور اسلام آباد کے علاوہ پاکستان جاپان ماریشس، شرق اوسط کے بعض ممالک اسپین، سویڈن، ہالینڈ - مغربی جرمنی کینیڈا - امریکہ اور ویسٹ انڈیز سے تشریف لانے والے ۱۱۳ افراد نے انفرادی اور ۴۶ فیملیز کے تقریباً ۱۸۵ افراد نے حضور سے اجتماعی ملاقات کا شرف پایا اور حضور انور کی دعاؤں سے مشرف ہوئے - علاوہ ازیں ان ایام میں لنڈن میں قائم مرکزی دفاتر، تبشیر - تصنیف اشاعت - مال - آڈٹ وغیرہ نیز امارت مقامی کے مختلف عہدیداران نے ۳۹ بار حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر دفتری ملاقاتیں کیں اور اپنے اپنے شعبوں سے متعلقہ امور پر حضور انور سے ہدایات و راہنمائی اور منظوریاں حاصل کرتے رہے - انفرادی ملاقات کرنے والوں میں چار عیسائی انگریز - ایک ہندو ایک جاپانی نوجوان بھی شامل ہیں۔

خطوط:- عرصہ زیر رپورٹ میں اوسطاً ۲۷۰ خطوط روزانہ بذریعہ ڈاک موصول ہوتے رہے - مشنز کی طرف سے اور پاکستان سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی معرفت آمدہ ڈاک اس کے علاوہ ہے - ان میں دفتری ڈاک کا اندازہ دو ہزار صفحات کے لگ بھگ ہے - جبکہ دیگر دعائیہ خطوط کی تعداد اندازاً پندرہ سو رہی - اور اس طرح اس عرصہ زیر رپورٹ میں چھ ہزار سے زائد خطوط اور رپورٹس حضور کی خدمت میں موصول ہوئی ہیں - ان کے مطالعہ کے بعد حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں ان کے جوابات تیار کر کے حضور کے دستخطوں سے متعلقہ دفاتر، مشنز اور احباب کو بھجوائے جاتے رہے - ان خطوط میں احباب جماعت نے جہاں حضور ایدہ اللہ اور نظام قدرت ثانیہ سے اپنی وابستگی اور للہی پیار کا اظہار کر کے اپنے پیش آمدہ حالات پر استمداد اور دعا کی درخواست کی ہوتی ہے - وہیں جماعت کے حق میں دنیا کے مختلف خطوں میں ظاہر ہونے والے تائیدی نشانات اور ایمان افروز واقعات کا بھی احباب تحدیث نعمت کے رنگ میں ذکر فرماتے ہیں - جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں احمدیت کی ترقی اور مقبولیت ہو رہی ہے۔

نماز جنازہ

۴ر جنوری کو حضور انور نے نماز عصر سے قبل مکرمہ عطیہ مرزا صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی - مرحومہ مکرم عبدالباقی صاحب ارشد نائب امیر برطانیہ کی پھوپھی زاد بہن اور مکرم ڈاکٹر حسن احمد صاحب آف سمن آباد لاہور کی بیٹی ہیں - ان کی والدہ محترمہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی بڑی فعال عہدیدار ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تقریب عشائیہ

۹ر جنوری کو حضور انور نے ازراہ شفقت نوجوان انگریز مربی سلسلہ مکرم طاہر سلبی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ طاہرہ سلبی کو ان کی شادی کی مناسبت سے رات کے کھانے کی دعوت دی - اس دعوت میں مکرمہ طاہرہ سلبی کی انگریز غیر مسلم ہمشیرہ نے بھی شرکت کی۔

۱۴ر جنوری کو حضور انور کے اعزاز میں پان افریقن احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے حضور انور کے ۱۹۸۸ء میں دس افریقی ممالک کے کامیاب دورہ سے مراجعت پر ایک تقریب عشائیہ محمود ہال میں منعقد کی گئی - اس تقریب میں مختلف ممالک کے سفارتی نمائندگان نے بھی شرکت کی - کھانے سے قبل حضور انور نے مہمانوں کی نشستوں کے پاس تشریف لے جا کر ان سے تعارف اور حال احوال دریافت فرمایا - کھانے کے بعد تلاوت قرآن کریم کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا - ایسوسی ایشن کے چیئرمین نے استقبالیہ پیش کیا - بعدہ حضور انور کے علاوہ بعض مہمانان گرامی نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا - حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں اپنے اس دورہ کو (Tour of Surprises) قرار دیتے ہوئے افریقہ کے لئے ہر میدان میں جماعتی خدمات کو پیش کرنے

(باقی صہ پر)

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - حضور جملہ احباب جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی سے رکھے - آپ کو عمر دراز عطا کرے - آپ کے ہر منصوبے اور سکیم میں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت رکھ دے اور ہم احباب جماعت کو حضور کے تمام ارشادات پر بھرپور توجہ سے لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے۔

میری اہلیہ عفت بیگم صاحبہ تین ماہ کی لمبی بیماری کے بعد ۲۸ر جنوری کو ۳ بجے صبح سروسز ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ میں اور میرے بیٹے عزیزم محمود احمد (سابق قائد علاقائی راولپنڈی و گوجرانوالہ) موصوفہ کی میت کو لاہور سے بذریعہ ایمبولنس ربوہ لے گئے - موصوفہ موصیہ تھیں۔

۲۸ کی شام بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - نماز کے بعد میت کو ۷ بجے رات بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا - قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کرائی۔

لمبی بیماری کے ایام مرحومہ نے نہایت صبر و تحمل سے گذارے۔

مرحومہ بہت مہمان نواز اور ملنسار تھیں - نمازوں میں باقاعدہ تھیں اور سلسلہ کا بہت درد رکھتی تھیں۔ امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے والی تھیں - دعا گو تھیں - اسیران راہ مولیٰ کے لئے بہت دعائیں کرتی تھیں۔ اور ان کی تکلیف کی وجہ سے بے چین رہتی تھیں - ہمارے دل زخمی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم ہے۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور جانے والی کی صحت کے لئے جو دعائیں حضور اور افراد جماعت نے کیں - اور جو صدقات دیئے گئے - اور پھر ۳ ماہ کا طویل عرصہ جو تکلیف اٹھائی وہ سب اس کی بلندئ درجات کا ذریعہ بنا دے - اور اسے اپنی ابدی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔

عبدالجلیل عشرت
۲۲۵ اے - ۱ ٹاؤن شپ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۶ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ⁂ ۶ فروری ۱۹۸۹ء

نظام ابلاغ

ہم میں سے ہر شخص دل و جان سے اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کا ارشاد ہمارے سامنے آئے تو ہم اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی کریں اور ایسا کرتے کرتے زندگی کا اصل مقصود پالیں۔

اسی طرح ہم میں سے ہر شخص ہر لمحہ ہمہ تن گوش رہتا ہے کہ حضرت امام جماعت کا خطبہ۔ روح پرور مجلس عرفان۔ احباب سے گفتگو کی روداد ہماری نظروں سے گزرے تو ہم اپنی روحانیت کے لئے۔ جماعت کے استحکام کے لئے اور دنیا بھر سے ہمدردانہ طریق، مودت اختیار کرنے کے لئے اس بات پر عمل کریں۔ ہر شخص اس بات کا متلاشی ہے کہ حضور پُر نور نے کون سی تحریک جاری فرمائی ہے۔ کس بات کو کرنے اور کس بات کو نہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ انہیں باتوں کے علم سے ہم اپنی زندگیوں کو صحیح ڈگر پر لگا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ الفضل یہ دونوں چیزیں مہیا کرتا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات بھی اور حضرت امام جماعت کے خطبات۔ اور دیگر تقاریر اور گفتگوؤں کی روداد۔ اور جس جس شخص کے پاس الفضل پہنچے وہ اپنی استعداد کے مطابق اس سے مستفید ہونے کی کوشش کرتا ہے لیکن الفضل پہنچتا کتنے دوستوں کے پاس ہے۔ اس کی اشاعت تو صرف چند ہزار ہے اور جماعت کو اب لاکھوں میں گن جا سکتا ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ الفضل ہر احمدی گھر میں پہنچے اور اگر کسی جگہ ایسا ممکن نہ ہو تو جس کو الفضل ملتا ہے۔ وہ دوسروں کو دکھائے بلکہ بیوت الذکر میں پڑھ کر سنائے۔ اصل مقصد الفضل کے مندرجات۔ خصوصاً ارشادات عالیہ اور خطبات۔ کا ہر شخص تک پہنچانا ہے۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امام جماعت نے فرمایا ہے۔

(خلاصہ) جہاں احمدی اردو نہیں پڑھ سکتے وہاں انتظامیہ کی کوشش کرنی چاہیئے کہ کم از کم ان اقتباسات (حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات) کے تراجم فوری طور پر تمام جماعت کو مہیا کر دیئے جایا کریں اگر انتظامیہ کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جہاں اردو نہیں سمجھی جاتی وہاں ان کے تراجم کرائے جائیں تو اس سے صاف طور پر یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ جہاں اردو سمجھی جاتی ہے وہاں بھی اخبار ہر شخص کے پاس پہنچنا چاہیئے۔ آیئے ہم کوئی نہ کوئی ایسا انتظام کرنے کی کوشش کریں کہ ہر احمدی کو الفضل کے مندرجات کا علم ہو سکے۔

نالے، دریا اور سمندر
پھول اور پھل کے گلشن گھر گھر
وادی صحرا شہر اور قصبے
سہرا ہیں یہ قوم کے سر پر

ـــ ابوالاقبال

جانِ عالم

وُہ جانِ عالم نہاں بھی ہو کر نگاہِ دل سے نہاں نہیں ہے
قدم قدم پر عیاں ہے لیکن قدم قدم پر عیاں نہیں ہے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
کوئی بھی ہستی نہیں ہے ایسی وہ جس کی روحِ رواں نہیں ہے

یہ اپنی اپنی نظر ہے ورنہ اسی زماں میں اسی مکاں میں
کئی ہیں ایسے بھی طُور جن کا کسی کو وہم و گماں نہیں ہے

نہ سرفرازی سے کوئی مطلب نہ سرفروشی سے کوئی خطرہ
رہِ محبت کے رہرووں کو خیالِ سود و زیاں نہیں ہے

کبھی ستانا، کبھی رلانا، کبھی کسی کا لہو بہانا
ذرا تو سوچو اے چیرہ دستو کہ کیا غریبوں میں جاں نہیں ہے

یہ کس نے تم کو بتا دیا ہے کہ اس ستم کی سزا نہ ہو گی
زمین یہ اب وہ زمیں نہیں ہے کہ آسماں آسماں نہیں ہے

ـــ مصلح الدین احمد راجیکی

الفضل میں!

- حضرت اقدس بانی سلسلہ کے زندگی بخش ملفوظات۔
- سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور خطابات و فرمودات۔
- ایمان افروز تربیتی و اصلاحی مضامین، احمدی شعراء کی نظمیں۔
- جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں ترقی کا علم۔
- مرکزی اداروں کے اعلانات اور آپکے ایمانوں کو جِلاء دینے والی نیک تحریکات۔
- مرکزِ احمدیت ربوہ کی ضروری خبریں۔

(مینیجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ جمال احمد صاحب

ایک منفرد خصوصیت کے حامل واقفِ زندگی

حضرت حافظ جمال احمد صاحب مجاہد ماریشس حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ان ممتاز رفقاء میں سے تھے جو عنفوان شباب سے حضور کے دامن سے وابستہ ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ء میں بمقام لاہور حضرت اقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے - چنانچہ آپ فرماتے ہیں -

"میرے والد صاحب نے حضرت اقدس کی کی زندگی میں بذریعہ خط حضور اقدس کی بیعت کی تھی اور میں اس وقت قریباً پندرہ سولہ برس کا تھا جبکہ حضرت اقدس آخری ایام میں لاہور میں قیام فرما تھے لاہور میں آیا اور مجھے حضور کی زیارت نصیب ہوئی اور میری آمد سے پندرہ سولہ روز بعد حضور اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے -

حضرت حافظ صاحب کو رفقاء حضرت اقدس میں یہ منفرد خصوصیت حاصل ہے کہ آپ اکیس برس تک ماریشس میں خدمات سلسلہ میں سرگرم عمل رہے - آپ ۲۷ رجولائی ۱۹۲۸ء کو قادیان سے ماریشس پہنچے - اور ۲۷ ردسمبر ۱۹۴۹ء کو ماریشس ہی میں وفات پا کر سینٹ پیری میں سپرد خاک کئے گئے - آپ کی وفات کی اطلاع پر سیدنا حضرت فضل عمر نے ۳۰ ردسمبر ۱۹۴۹ء کو جو خطبہ دیا اس میں آپ کی وفات کو نشان قرار دیتے ہوئے فرمایا -

"حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اپنے اندر ایک نشان رکھتی ہے اور وہ اسی طرح کہ جب وہ ماریشس بھیجے گئے تو اس وقت جماعت کی مالی حالت بہت کمزور تھی - اتنی کمزور کہ ہم کسی ..... کی آمد و رفت کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے - میں نے تحریک کی کہ کوئی دوست اس ملک میں جائیں - اس پر حافظ صاحب .... نے خود اپنے آپ کو پیش کیا یا کسی اور دوست نے تحریک کیا کہ حافظ جمال احمد صاحب کو وہاں بھیج دیا جائے - چونکہ پہلے وہاں صوفی غلام محمد صاحب ..... تھے اور وہ حافظ تھے اس لئے احباب جماعت نے وہاں ایک حافظ کے جانے کو ہی پسند کیا - گو صوفی غلام محمد صاحب بی اے تھے اور ان کی عربی کی لیاقت بھی بہت زیادہ تھی اور حافظ جمال احمد صاحب غالباً مولوی فاضل نہیں تھے - ہاں عربی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی - اور قرآن کریم حفظ کیا ہوا تھا - لیکن بہر حال انہیں صوفی صاحب کی جگہ ... ماریشس بھیج دیا گیا -

حافظ صاحب ...... کی شادی مولوی فتح الدین صاحب کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی جنہوں نے شروع شروع میں پنجابی میں کامن لکھے اور جو حضرت اقدس - ناقل کے دعوے سے پہلے تعلق رکھنے والے دوستوں میں سے تھے - ان کے سسرال کے حالات کچھ ایسے تھے کہ ان کے بعد بیوی بچوں کا انتظام مشکل تھا - اس لئے انہوں نے مجھے تحریک کی کہ انہیں بیوی بچے ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے - چونکہ اس وقت سلسلہ کی مالی حالت اتنی کمزور تھی کہ پیسے پیسے کا خرچ بوجھل معلوم ہوتا تھا اور ادھر حافظ صاحب کی حالت ایسی تھی کہ انہیں اپنے بیوی بچے اپنے پیچھے رکھنے مشکل تھے - میں نے کہا کہ میں آپ کو بیوی بچے ساتھ لے جانے کی اجازت دیتا ہوں مگر اس شرط پر کہ آپ کو ساری عمر کے لئے وہاں رہنا ہوگا - اس وقت کے حالات کے ماتحت انہوں نے یہ بات مان لی اور سلسلہ اور ان کے درمیان یہ معاہدہ ہوا کہ وہ ہمیشہ رہیں گے - ایک لمبے عرصے بعد جب ان کے لڑکے جوان ہوئے اور لڑکی بھی جوان ہوئی انہوں نے مجھے تحریک کی کہ میرے بچے جوان ہوگئے ہیں اس لئے ان کی شادی کا سوال درپیش ہے آپ مجھے واپس آنے کی اجازت دیں - تا بچوں کی شادی کا انتظام کر سکوں - لیکن میری طبیعت پر چونکہ یہ اثر تھا کہ وہ یہ عہد کر کے وہاں گئے تھے کہ ہمیشہ وہیں رہیں گے - اس لئے میں نے انہیں لکھا کہ آپ کو اپنے عہد کے مطابق عمل کرنا چاہیئے انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اپنا عہد یاد ہے لیکن میری لڑکی جوان ہوگئی تھی جس کی وجہ سے مجھے واپس آنے کی ضرورت پیش آئی - اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں یہیں رہوں تو میں اپنی درخواست واپس لے لیتا ہوں -

بعد میں محکمہ کی طرف سے بھی کئی دفعہ تحریک کی گئی کہ انہیں واپس بلا لیا جائے لیکن میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ انہوں نے عہد کیا ہوا ہے اور اس عہد کے مطابق انہیں وہیں کا ہو رہنا چاہیئے - ابھی کوئی دو ماہ ہوئے میں نے سمجھا کہ چونکہ اب حالات بدل چکے ہیں اور اب نیا مرکز بنا ہے اس لئے ان کو بھی نئے مرکز سے فائدہ اٹھانے کا موقع دینا چاہیئے - میں نے انہیں یہاں آنے کی اجازت دے دی - اور محکمہ نے انہیں واپس بلا بھیجا - لیکن خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنے عہد کو پورا کریں - جب تک اُن کی اپنی خواہش واپس آنے کی تھی وہ زندہ رہے چونکہ وہ آخری اختیار رکھنے والے نہیں تھے اس لئے اپنی خواہش کے مطابق وہ واپس نہیں آ سکتے تھے - لیکن جب میں نے اجازت دے دی تو خدا تعالیٰ نے کہا اب ہم اپنا اختیار استعمال کرتے ہیں اور انہیں وہیں وفات دے دی -

میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے واقعات اپنے اندر ایک نشان رکھتے ہیں ایک شخص عہد کرتا ہے اور سالہا سال تک اس پر پابند رہتا ہے اس کے بعد وہ اسے توڑتا نہیں مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے واپس آنے کی اجازت مانگتا ہے لیکن میں اصرار کے ساتھ ان کی درخواستیں رد کرتا چلا جاتا ہوں - اور وہ چپ کر جاتا ہے پھر محکمہ بھی اس کے بلانے پر اصرار کرتا ہے ہے لیکن میں اُسے واپس بلانے کی اجازت نہیں دیتا - یہ بھی نہیں کہ حافظ صاحب کوئی بڑی عمر کے تھے - شاید وہ مجھ سے چھوٹے تھے - انہوں نے جب خود واپس آنا چاہا تو میں نے ان کی درخواستیں رد کر دیں جب محکمہ نے ان کے واپس بلانے پر اصرار کیا تب بھی میں نے اصرار کیا کہ وہ اپنے عہد کو پورا کریں - لڑکوں کے متعلق انہوں نے اصرار کیا کہ ان کی تعلیم کا حرج ہو رہا ہے تو میں نے کہا اچھا انہیں یہاں بھیج دو -

....

...... قادیان سے نکلنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ انہوں نے نیا ماحول تو دیکھا نہیں اس لئے انہیں واپس بلا لیا جائے - اور اس نئے ماحول سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے - میں نے انہیں واپس آنے کی اجازت دی لیکن جب اس حکم پر عمل کرنے کا وقت آیا تو خدا تعالیٰ نے انہیں واپس بلا لیا تا وہ اپنے عہد کو پورا کرنے والے بنیں"

حضرت حافظ جمال احمد صاحب کی ایک دختر محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کا ایک نوٹ جو انہوں نے اپنے والد صاحب کے بارے میں تحریر کیا تھا الفضل میں بہت عرصہ قبل شائع ہوا تھا - اس میں وہ تحریر کرتی ہیں -

والد صاحب پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے - میرے دادا جان کا نام حکیم غلام محی الدین تھا - اور دادی کا نام اللہ جوائی تھا - یہ دونوں صاحب کشوف و رؤیا بھی تھے والد صاحب سے پہلے ان کے ہاں ایک لڑکی تھی جو چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئی - اس کے بعد میرے دادا نے فارسی میں ایک دعا کی جو مجھے یاد نہیں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ مجھے "جمال احمد" عطا کر اور میرے مُردہ دل کو زندہ کر خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا کچھ مدت بعد میری دادی نے بھی خواب میں دیکھا کہ ان کے گھر ایک بوتل میں ایک سفید اور چمکدار موتی ہے اور بوتل کا منہ بند ہے ایک بزرگ کو یہ خواب سنائی تو انہوں نے کہا کہ تمہارے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ قرآن کا حافظ ہوگا - کچھ مدت بعد میرے والد صاحب پیدا ہوئے - اور دعا کی بناء پر آپ کا نام جمال احمد رکھا - چھوٹی عمر میں آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا - تو رشتہ کی ایک بہن نے آپ کی پرورش کی - جب آپکی عمر پانچ چھ برس کی ہوئی تو میرے دادا نے آپ کو ایک بزرگ کے پاس قرآن پڑھنے کو چھوڑ دیا آپ اس چھوٹی عمر میں ہی ماں باپ دونوں سے جدا ہوگئے - اس بزرگ کے بھی کوئی اولاد نہ تھی انہوں نے بڑی محنت سے والد صاحب کو قرآن پڑھایا اور تیرہ برس کی عمر میں قرآن کے حافظ ہو گئے - انہی دنوں میں میرے دادا نے خط کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی اس کے بعد والد صاحب کی عمر ۱۵ سال کی ہوئی تو انہیں بھی قادیان شریف بھیج دیا - وہاں آپ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ کی زیارت کی آپ نے قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل سے قرآن وحدیث اور کچھ طب پڑھی - اس کے بعد میرے دادا بھی قادیان شریف میں آکر رہنے لگے - کچھ دن ہوئے میں آپا جی کے کاغذ دیکھنے لگی تو ان میں سے دادا صاحب کا ایک خط ملا جس میں انہوں نے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ سے دعا کی درخواست

"میں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی - انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں تا ان کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں -

(ارشاد حضرت فضل عمر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی ہے کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ قادیان کی مقدس زمین میں آئیں اور اسی مقدس زمین میں دفن ہوں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ قادیان آئے اور قادیان میں ہی ان کی وفات ہوئی اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کے قدموں میں چار دیواری کے باہر ان کی قبر ہے۔ ان کی وفات ۱۹۱۲ء میں ہوئی۔ ان کی زندگی میں ہی میرے والد صاحب کی شادی قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل نے صوفی تصور حسین صاحب کی لڑکی سے ۱۹۱۱ء میں کرادی جنہوں نے حضرت اقدس کا زمانہ پایا تھا۔ شادی ہو چکنے کے بعد انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ عربی دعائیں پڑھ رہی ہیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے۔ (ترجمہ۔ "اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد دے") پھر خواب میں ہی کسی نے کہا کہ تمہارے لڑکا پیدا ہو گا۔ والد صاحب نے قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل کو لکھا تو حضور نے فرمایا مبارک ہو لڑکے کا نام یحییٰ رکھیں تو اس کا نام یحییٰ رکھا جو پندرہ برس کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد یہ عاجزہ پیدا ہوئی۔ میرے بعد ایک لڑکی ہوئی دو سال کی ہو کر فوت ہو گئی اس کے بعد ۱۹۲۰ء میں دو بچے توام پیدا ہوئے جس سے میری والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اسی سال والد صاحب کا نکاح حضرت فضل عمر نے مولوی فتح الدین صاحب دھرم کوٹی کی لڑکی کے ساتھ کر دیا جن کے بطن سے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں بڑا لڑکا مصر میں فوج میں بھرتی ہو کر گیا ہوا ہے اور دوسرا لڑکا یوسف جمال احمد یہاں پولیس میں کام کرتا ہے اور ۵ار جنوری کو خدا کے فضل سے اس کی شادی ہو گئی ہے خدا اسے نیک اور خادم دین بنائے اور نیک اولاد عطا کرے تیسری لڑکی کی شادی بھی خدا کے فضل سے یہاں ایک نیک لڑکے۔ محمد تیجو کے ساتھ ہو گئی ہے اس کے تین بچے بھی ہیں خدا انہیں نیک اور خادم دین بنائے ایک لڑکا محمد ابراہیم پاکستان میں ڈاکٹری کی تعلیم پا رہا ہے۔ خدا اسے کامیاب کرے۔

۱۹۱۴ء میں حضرت فضل عمر مسند امامت پر بیٹھے۔ تو والد صاحب سے کہا کہ آپ حافظ قرآن ہیں اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دیں۔ تو بغیر چون چراں کئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ ان دنوں آپ دوکان کرتے تھے اپنے وقف پر آخر دم تک قائم رہے ۱۹۲۷ء میں حضور نے والد صاحب کو ماریشس آنے کو فرمایا۔ تو یہ بھی فوراً مان لیا۔ والد صاحب کو حضرت صاحب اور خاندان سے ایک عشق تھا اور ہر دم ان کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرتے جب کبھی بیمار ہوتے تو دعا کا موقع نہ ہاتھ سے جانے دیتے اور رو رو کر دعا کرتے اور خدا کا شکر کرتے کہ اس نے دعا کرنے کا موقع دیا۔

۱۹۲۸ء میں دس بجے دن کے حضرت اقدس نے بڑے مجمع کے ساتھ ضروری نصائح دعا اور مصافحہ اور معانقہ کے بعد رخصت فرمایا۔ محترم مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب بٹالہ تک ہمارے ساتھ آئے، بٹالہ کے امیر جماعت مکرمی عبدالرشید صاحب نے سب سامان سٹیشن ماسٹر کے سپرد کیا رات ہم سب کو اپنے مکان پر رکھا اور صبح سویرے ٹھیک وقت پر ہمیں گاڑی پر سوار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ امرتسر میں بھی بہت سے بھائی موجود تھے۔ جنہوں نے ہمیں گاڑی بدلنے میں بہت مدد دی اور ہم بہت آسانی سے سوار ہو گئے ۱۶ر جنوری کو ہم بمبئی پہنچے وہاں پہ بھی بہت سے احباب اور پاسپورٹ ایجنٹ کے آدمی آئے ہوئے تھے۔ جن کو بابو عبدالغنی صاحب نے ہمارے آنے کی اطلاع دے رکھی تھی ہمیں ان کی وجہ سے بہت آرام ہوا۔ اور ہم بغیر کسی تردد اور فکر کے شہر پہنچے ہمارے لئے انہوں نے دو کمرے خالی کئے ہوئے تھے بائیس روز ہم جہاز کی انتظار میں بمبئی ٹھہرے ۱۷ر جولائی کو جہاز دارا سٹیمر تیار ہوا اور کچھ بھائی ہمیں جہاز میں سوار کرنے کے لئے ساتھ آئے چار روز جہاز کراچی ٹھہرا۔ جہاز میں جو جگہ ہمیں ملی وہ بہت خراب تھی۔ نہ روشنی نہ کھلی ہوا۔ اور بدبو بہت کوئلہ کی گرد سے کپڑے کالے ہو جاتے تھے۔ اور بے پردگی بھی بہت تھی۔ چونکہ ان دنوں میں بیمار تھی .... خیر والد صاحب مجھے لے کر افسر جہاز کے پاس گئے اور بیماری کا ذکر کیا۔ افسر جہاز ایک انگریز تھا۔ اور بہت نیک اور رحم دل معلوم ہوتا تھا اس نے بیٹی کے لئے روٹی اور دوائی بھی دی۔ اور ہسپتال میں رہنے کو جگہ دی جہاں ہمیں بہت آرام ملا۔ اس بڑے کمرے میں صرف ہم ہی تھے۔ خدا کے فضل سے کراچی سے ماریشس تک ہمارا سفر بہت آرام سے گزرا۔ صرف طوفان کی وجہ سے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو کچھ تکلیف رہی ایک دن والد صاحب کے دل میں آیا کہ جہاز کے اگلے سرے پہ کھڑے ہو کر پانی کی موجوں کا تماشا دیکھنا چاہیئے چنانچہ بڑی دیر تک خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتے رہے۔ ساتھ ہی رقت پیدا ہو کر طبیعت دعا کی طرف متوجہ ہو گئی علاوہ اور دعاؤں کے ساتھ ماریشس کی جماعت کے لئے بہت دعائیں کیں کہ خدا تعالیٰ میرے وجود کو ان کے لئے بابرکت بنائے اور خدا تعالیٰ ان کے وجود کو میرے لئے بابرکت بنائے۔ اور خدا تعالیٰ ان کے دین میں برکت ڈالے اور ان کی دنیا میں برکت ڈالے ان کے مردوں پہ رحمت اور برکت نازل فرمائے اور ان کی عورتوں پر بھی ان کے بچوں پر بھی اور ان کے بوڑھوں پہ بھی اور اے خدا ایسا نہ ہو کہ میرا وجود ان کے لئے یا غیر اقوام کے لئے کسی ابتلا کا باعث بنے بلکہ اسے قادرِ مطلق خدا مجھے تمام جزیرہ میں پیغام حق پہنچانے کی توفیق عطا کر تا جس چشمہ سے تو نے ہم کو پلایا ہے وہ بھی اس سے پی کر سیراب ہوں۔

یہ منفرد حیثیت کے حامل واقفِ زندگی کا تذکرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب کے درجات بلند کرے۔

محترم چوہدری احمد جان صاحب کی رحلت

سلسلہ کے مخلص اور فدائی بزرگ مکرم چوہدری احمد جان صاحب انتقال فرما گئے مکرم چوہدری صاحب موصوف کا شمار ان بزرگوں میں ہوتا ہے جن کی زندگی فعال تھی۔ سلسلہ کی خدمت والہانہ جذبہ سے کرنا ان کا خاصہ تھا وہ فدائیت، عقیدت، محبت اور اخوت میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے۔ آپ کا بیشتر وقت جماعتی کاموں اور مصروفیات میں صرف ہوتا آپ ہر کام اور خصوصاً جماعتی فرائض کو بڑے انہماک سے ادا کرتے۔ فوج میں عرصہ دراز تک کام کرنے کی وجہ سے وہ فوجی سپرٹ سے کام کرتے۔ نظم وضبط، وقت کی پابندی، تقسیم کار اور جماعت کے ہر عہدہ دار کی نفسیات کو سمجھ کر اس سے کام لیتے اور مسکراتے ہوئے چہرہ سے مشکلات پر قابو پا لیتے تھے۔ منصوبہ بندی میں وہ غیر معمولی مہارت رکھتے تھے۔ جماعتی مفاد اور ترقی کے لئے اگر ان کے دماغ میں سکیم آتی تو پھر اس کے لئے راستہ بھی ہموار کرتے۔ آپ نے جن جن مقامات پر ملازمت کے سلسلہ میں قیام کیا وہاں آپ نے جماعتی کاموں اور فرائض مفوضہ میں بہت ہی لگن شوق اور جذبہ سے کام کیا آپ ان بزرگوں کی اولاد تھے جنہوں نے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور وہ حضور کے عشاق اور مخلصین میں سے تھے۔ ان کو یہ اخلاص اور سعادت وراثت میں بھی ملی تھی۔ اور آپ نے خود بھی اپنی مصروفیات سلسلہ کے لئے وقف کر دیں۔

جن ایام میں عاجز مری میں مربی تھا چوہدری صاحب موصوف کے دائرہ امارت میں مری بھی شامل تھا میں نے ان ایام میں یہ رائے قائم کی کہ چوہدری صاحب ایک انتہائی مخلص فدائی اور سلسلہ کے ایسے کارکن ہیں جو قابل تقلید ہیں سلسلہ اور جماعتی فرائض پر ان کی باریک نگاہ ہوتی ان کے سامنے تمام فائل ہوتے۔ یادداشت اور حسابی معاملات میں وہ ایک مثال تھے۔ جس کام کے کرنے کے متعلق وہ کہتے اس کے لئے دن اور وقت مقرر کرتے اور پھر باقاعدہ ڈائری کے مطابق وہ دریافت فرماتے اس سے کارکن وقتِ مقررہ پہ کام کرتا وہ خود بھی محنتی اور مصروف امیر جماعت تھے اور مجلس عاملہ کے تمام ممبروں کو بھی مصروف رکھتے چندوں کی بروقت وصولی میں غیر معمولی انہماک ہوتا۔ میں نے دیکھا کہ بیت النور میں ایک کمرہ جو ان کی مصروفیات کا مرکز تھا وہ فرائض مفوضہ کو اس جگہ سرانجام دیتے وہ بیت النور میں نماز کے لئے التزام سے آتے اور جماعتی احوال وکوائف سے باخبر ہوتے اور احباب جماعت کو کرتے۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ جماعت کی خدمت اور بہبود کیلئے وقف تھا۔ مکرم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے مجھے مری میں بتلایا کہ میں لاہور کا امیر جماعت تھا مکرم چوہدری احمد جان صاحب مجلس عاملہ کے ایسے ممبر تھے جو کام کرنے میں بہت ہی محنتی اور سنجیدہ تھے اور ان کی وجہ سے مجھے بہت ہی اطمینان تھا اور یہ انتہائی خلوص سے کام کرنے والے ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف ایک کامیاب امیر جماعت تھے۔ وفا اور اخلاص سے کام کر کے آپ نے حیاتِ جاودانی حاصل کی۔ ان کا ایک عظیم علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سیدنا حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ کے ملفوظات مبارکہ کی دوسری اور تیسری جلد کو مرتب کیا اور یہ وہ قابل رشک اور ناقابل فراموش کارنامہ ہے جس سے آئندہ نسلیں استفادہ کرتی رہیں گی۔

اس صدمہ میں عاجز آپکے جملہ اعزاء، اقارب اور متعلقین سے تعزیت کرتا ہوا دعا گو ہے اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ میدانِ عمل کا عملی مجاہد ہم سے رخصت ہو گیا مگر بہت سی یادیں چھوڑ گیا!!۔

—— شیخ نور احمد منیر۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ

محترم مرزا عبدالحق صاحب - امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب

حضرت صوفی غلام محمد صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیقوں میں سے تھے ان کے والد حضرت منشی محمد دین صاحب واصل باقی نویس جو حضرت بانی سلسلہ کے بہت پرانے رفیق تھے قادیان میں بہشتی مقبرہ والی سڑک پر اپنے مکان میں رہائش پذیر ہوتے تھے سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں ہی قیام رکھا۔ چونکہ خاکسار بھی کثرت کے ساتھ قادیان جاتا اس لئے حضرت منشی صاحب سے ملاقات رہتی۔ نہایت سادہ طبع اور سادہ لباس اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ ہر وقت بیت المبارک میں ہی آنا جانا رہتا۔

اس زمانہ میں حضور کے رفیقوں کو محبت الی اللہ کا ہی جنون ہوتا تھا۔ وہ حضور (آپ پر سلامتی ہو) کی صداقت کے بیان کرنے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ یہی حال حضرت منشی صاحب کا تھا

حضرت صوفی غلام محمد صاحب (خدا آپ سے راضی ہو) بھی اپنے والد بزرگوار کی خوبیوں کے وارث ہوئے۔ طبیعت میں اور لباس میں بے حد سادگی۔ دنیا کی آلائشوں سے کلیۃً پاک۔ محض عبادت کی طرف رغبت آپ کالج گئے تو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش رکھی۔ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۱ء تک احمدیہ ہوسٹل لاہور کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔ امام الصلوٰۃ بھی تھے احمدیہ ہوسٹل میں رہنے والے طلباء پر ان کی بزرگی کا بہت اثر ہوتا تھا کبھی سینما نہیں دیکھنا۔ کبھی لغویات کے قریب بھی نہ جانا۔ گویا دنیا سے کوئی تعلق ہی نہیں لاہور میں رہتے ہوئے یہ بات بے حد قابل تعریف ہے۔

حضرت صوفی صاحب نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے ۱۹۱۷ء میں ہی وقف کر دی ہوئی تھی۔ لیکن تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھا تعلیم کے دوران ۱۹۲۳ء میں آگرہ شدھی کی تحریک میں دیگر واقفین کی طرح کام کیا۔ بی ایس سی پاس کی۔ کالج سے فارغ ہوئے تو پہلے احمدیہ ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ رہے پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر لگا دیئے گئے۔ جہاں آپ بڑی بے نفسی اور جانفشانی کے ساتھ خدمات بجالاتے رہے ۱۹۳۵ء میں جب حضرت فضل عمر (نور اللہ مرقدہ) نے تحریک جدید کے تحت بورڈنگ ہاؤس قادیان جاری فرمایا تو اس کا پہلا سپرنٹنڈنٹ آپ کو مقرر فرمایا سکول سے ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۵۶ء میں نائب ناظر مال مقرر ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں نظارت کے دو حصے کر دیئے گئے۔ ناظر مال آمد اور ناظر مال (خرچ) آپ ناظر مال (خرچ) کے طور پر لگا دیئے گئے۔ جولائی ۱۹۸۳ء میں اس کے ساتھ ساتھ آپ کو ناظر اعلیٰ (ثانی) بھی مقرر کیا گیا۔ اور وفات تک آپ ان عہدوں پر فائز رہے۔ پہلے آپ کی رہائش چنیوٹ میں تھی اور وہاں سے روزانہ عموماً سائیکل پر ربوہ تشریف لاتے بعد میں آپ اپنے بیٹے محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب (واقف زندگی) وکیل المال (ثانی) کے پاس ربوہ تشریف لے آئے

یہ خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا خوش قسمت خاندان ہے۔ حضرت منشی محمد دین صاحب کا اخلاص یہ رنگ لایا کہ آپ کا بیٹا حضرت صوفی غلام محمد صاحب واقف زندگی بنا اور ساری عمر خدمت دین میں نہایت اخلاص کے ساتھ گزاری۔ اور ناظر اعلیٰ ثانی کے عہدے تک پہنچا۔ پھر حضرت صوفی صاحب کا بیٹا محترم چوہدری مبارک مصلح الدین جو آپ کا اکیلا بیٹا ہے امتیاز کے ساتھ ایم۔ اے (ریاضی) ہونے کے بعد بحیثیت واقف زندگی وکالت مال میں نہایت جانفشانی کے ساتھ خدمات بجا لا رہا ہے۔ محترم چوہدری صاحب کے بچے بھی بہت دینی جذبہ رکھتے ہیں۔ ایک بیٹا چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم حفظ کر کے تعلیم حاصل کر رہا ہے اور اللہ نے چاہا تو اپنے والد اور دادا بزرگوار کی طرح خدمات بجالائیگا یہ اصل نیکی ہے جو نسلاً بعد نسل چلے اور اس میں کوئی کمی واقع نہ ہو بلکہ وہی آب و تاب رہے جو پہلی نسل میں تھی۔ خدا جانے اس بزرگ انسان حضرت منشی محمد دین صاحب نے کیا کیا دعائیں مانگی ہوں گی جو خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچتے ہوئے یہ رنگ لائیں کہ خدا کے ذکر کی آواز بلند ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا بے انتہا فضل کرے حضرت بانی سلسلہ کے اس بزرگ رفیق حضرت منشی محمد دین صاحب پر اور ان کے بیٹے حضرت صوفی صاحب اور ان کی اولاد پر۔ اور اس کی بے انتہا رحمتیں اور افضال ہوں اس مقدس وجود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر جس کے طفیل یہ سب کچھ ہوا۔

اصلاح معاشرہ

دعا کا ایک نرالا انداز

خاکسار کو پہلی دفعہ ۱۹۷۰ء میں کراچی جانے کا اتفاق ہوا جب قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپس تشریف لائے تو اراکین خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک وفد جس میں خاکسار بھی تھا حضور کے استقبال کے لئے وہاں گئے۔ کراچی قیام کے دوران جو کہ احمدیہ ہال میں تھا مجھے پہلی دفعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح و ارشاد جو ان دنوں وہاں مربی سلسلہ تھے ان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ محترم مولانا صاحب سے تعارف ہوا۔ میں نے دعا کے لئے عرض کیا اور اپنا نام بتایا کہ میرا نام عبدالمالک ہے۔ مولانا موصوف نے ایک نہایت ہی پیاری بات بیان فرمائی وہ فرمانے لگے

آپ میرے ہم نام ہیں اسلئے
میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں
کہ جب بھی اپنے لئے دعا
کروں گا آپ کے لئے ضرور
دعا کروں گا کیونکہ آپ
کا اور میرا نام ایک ہے۔

اس واقعہ کے بعد جب بھی محترم مولانا صاحب مجھے ملے ہمیشہ مجھے کہتے کہ آپ میرے ہم نام ہیں میں جب بھی اپنے لئے دعا کرتا ہوں آپ کے لئے ضرور دعا کرتا ہوں۔ یہ ایک عجیب بات تھی اور اس کا مجھ پر بڑا گہرا اثر ہوا اور اس سے محترم مولانا صاحب سے میری محبت اور عقیدت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت اور تعلق قائم رکھنے کے لئے دعا ایک بڑا ہی اہم ذریعہ ہے اور جماعت احمدیہ میں ہم دعا پر اس لئے بہت زیادہ زور دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کی سب سے مضبوط دلیل ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جس زور اور توجہ اور جس شدت کے ساتھ دعا کی طرف متوجہ کیا ہے اس کا تقاضہ ہے کہ ہر احمدی دعا کو اپنی زندگی کا ایک لازمی جزو سمجھے اور اپنوں اور غیروں کے لئے مسلسل دعاؤں میں مصروف رہے۔

اس واقعہ کو اس اعتبار سے دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہمارے بزرگ دعا کے لئے بہانے ڈھونڈا کرتے تھے محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب کی مثال ملاحظہ کریں تو کیسا عجیب بہانہ ہے جو مولانا موصوف نے خاکسار کے لئے ڈھونڈا بلکہ درحقیقت اپنی عمر بھر اس پر عمل کرتے رہے جب بھی مجھے ملتے یہی کہتے کہ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں آپ بھی میرے لئے دعا کریں اور میرے دل سے آپ کیلئے بے اختیار دعا نکلتی تھی۔ آج بھی محترم مولانا صاحب یاد آتے ہیں تو ان کی یہ بات مجھے یاد آجاتی ہے اور میں ان کے لئے ہمیشہ دعا کی توفیق پاتا ہوں۔

احباب کرام اگر اس خوبصورت مثال کی طرف ذرا توجہ فرمائیں تو ان کو بھی اپنے ماحول اور معاشرے میں اپنے کئی ہم نام مل جائیں گے احباب کرام جب ایسے دوستوں کے لئے دعا کریں اور ان کو یہ بتائیں کہ دعا میں اس نقطۂ نظر سے کر رہا ہوں تو پاکیزگی کی ایک نہایت خوبصورت فضا پیدا ہو گی اور محبت و بھائی چارے کی ایک نئی دنیا جنم لیتی ہوئی نظر آئے گی۔

دراصل نیکیوں کے لئے بہانے ڈھونڈنے چاہئیں اور نیکیوں میں سے دعا کرنا تو ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے ایک عظمت والی بات ہے اس کا بہانہ مل جائے تو مولا کریم اپنی رحمتوں کے بے شمار دروازے ہم پر کھول دیگا۔ اور اپنی رحمتوں اور فضلوں سے ہمارے گھروں کو بھر دے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو نیکیوں کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی توفیق عطا کرے۔

(عبدالمالک۔ لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

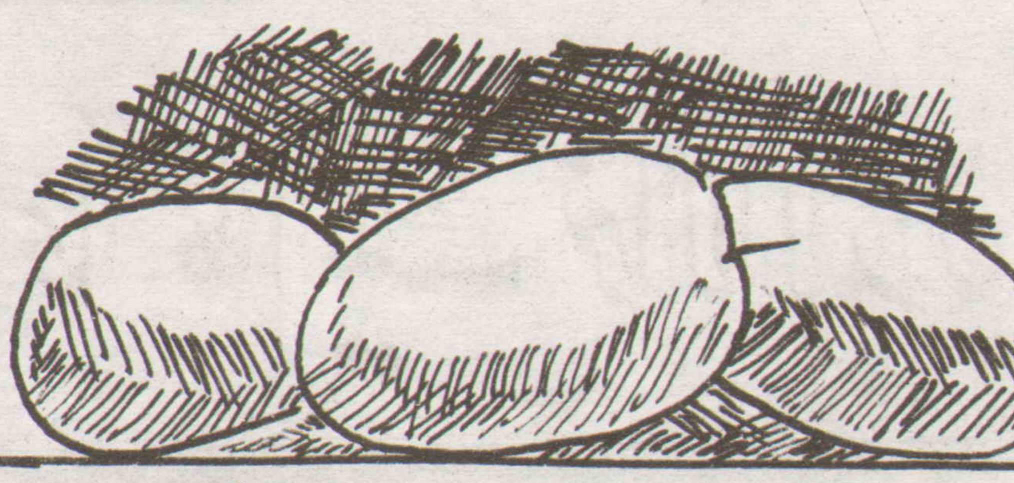

بیر — ایک توجہ طلب پھل

بیر ایک ایسا پھل ہے جس پر ابھی تک بہت کم توجہ دی گئی ہے حالانکہ یہ پھل کسی بھی طور پر دوسرے اہم پھلوں سے اہمیت میں کم نہیں پکنے کا وقت مارچ اپریل ہے ۔ یہ وہ وقت ہے جب کوئی بھی دوسرا پھل پک کر منڈی میں نہیں پہنچتا۔ جنگلی بیر کے پتے بھیڑ بکریوں کی خوراک کا اہم ذریعہ ہیں۔ دوسری اقسام کے پتے اگر شاخ تراشی کے بعد دودھیل جانوروں کو کھلائے جائیں تو دودھ کی مقدار کافی بڑھ جاتی ہے ۔ مزید برآں پتوں پر لاکھ کے کیڑے پالے جاتے ہیں لکڑی سے زرعی آلات ۔ چارپائیاں، رہٹ کا سامان (چک) اور عمارتی سامان تیار ہوتا ہے ۔

اس میں وٹامن سی کی کافی مقدار موجود ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ وٹامن اے اور بی بھی شامل ہوتے ہیں ۔ غذائی اعتبار سے بھی یہ پھل کسی دوسرے پھل سے کم دکھائی نہیں دیتا ۔ پھل کے کیمیائی تجزیہ سے اس میں مندرجہ ذیل خوراکی اجزاء پائے جاتے ہیں :۔

۱ ۔ پانی = ۱ء۸۵
۲ ۔ نشاستہ = ۸ء۱۲
۳ ۔ اجزائے لحمیہ = ۸ء
۴ ۔ لوہا = ۸ء
۵ ۔ معدنی اجزاء = ۱ء
۶ ۔ چونا = ۳ء
۷ ۔ فاسفورس = ۳ء

یہ پھل دنیا کے بہت سے ممالک میں پایا جاتا ہے ۔ جن میں آسٹریلیا۔ چین۔ ہندوستان ۔ پاکستان اور شام وغیرہ قابل ذکر ہیں ۔ لیکن چین شائد دنیا میں بیر پیدا کرنے والے ممالک میں سرفہرست ہے جہاں بیر کو چین کی کھجوروں کا نام دیا جاتا ہے ۔ چین میں پائی جانے والی بیر کی اقسام میں سے چند بغیر بیج کے بھی ہیں ۔ شمالی چین میں بیر ہی سب سے زیادہ پیدا ہونے والا پھل ہے ۔

بیر کا پودا بڑا سخت جان ہے اور پانی کی شدید قلت میں بھی بڑی آسانی سے اُگایا جاسکتا ہے اس میں شورہ زدہ زمین میں نسبتاً بہتر پیداوار دینے کی صلاحیت موجود ہے اور دوسرے پھل دار درختوں کی نسبت شورہ زدہ زمین میں بہتر طور پر ہو سکتا ہے ۔ اس لئے بیر کی کاشت اُن علاقوں میں جہاں پانی کی فراہمی وافر مقدار میں موجود نہ ہو زمین شورہ زدہ ہو اور دوسرے پھل دار درختوں کا اُگانا کافی مشکل ہو اُگانے کی سفارش کی جاتی ہے ۔ اس مقصد کے لئے رحیم یار خان، بہاولپور، ملتان اور ڈیرہ غازی خان کے بہت سے علاقوں میں جہاں پانی کی دستیابی کے امکانات کم ہوں کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے ۔ خصوصاً چولستان کا وسیع علاقہ جہاں پر پانی نہ ہونے کے برابر ہے۔ بیر کی کاشت کر کے وہاں کے رہائشی اور دیگر علاقوں کے لئے نہ صرف مارچ اپریل کے مہینے میں بیر کی عمدہ فصل حاصل کی جاسکتی ہے ۔ بلکہ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ ان کے پتوں پر جوکہ ان دونوں جانوروں کی مرغوب ترین غذا ہے کو پالا جاسکتا ہے ۔ ایک مسئلہ چولستان میں بیر کی کاشت کے اوائل میں پیدا ہونے کا امکان موجود ہے ۔ جوکہ سال کے کچھ مہینوں میں پانی کی عدم موجودگی ہے ۔ جن پر قابو پانے کے لئے میری نظر میں اتنا مشکل نہیں ۔ کیونکہ بارش کے بعد پورے چولستان میں جگہ جگہ پانی کے بڑے بڑے جوہڑ بن جاتے ہیں۔ جو تقریباً سارا سال خشک نہیں ہوتے۔ اگر وقتی طور پر ان جوہڑوں سے نئے لگائے گئے پودوں کو کچھ عرصہ کے لئے سیراب ہونے کا بندوبست ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ چولستان میں جگہ جگہ بیر کے باغات نظر نہ آئیں

ایک دفعہ قائم ہونے کے بعد چونکہ جڑیں کافی گہری چلی جاتی ہیں ۔ اس لئے مصنوعی آب پاشی کی ضرورت بعد میں نہیں رہے گی بلکہ سال میں جب بھی بارش ہوگی پانی قدرتی طور پر پودوں کو مل سکتا ہے ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مناسب توجہ دیکر اس سخت جان پودے کی اُن علاقوں میں کاشت کو فروغ دیا جائے جہاں دوسرے پھلدار پودے یا تو اُگائے ہی نہیں جاسکتے تھے ۔ یا اب کامیابی سے نہیں اگائے جاسکتے تھے۔ اب کاشتی عوامل کا تذکرہ مختصر طور پر کیا جاتا ہے

افزائش نسل

پکے ہوئے پھل کی گٹھلیاں نکال کر مارچ اپریل میں گملوں میں لگا دی جاتی ہیں ۔ گٹھلیاں ۲۰ ۔ ۲۵ دن کے بعد اگ آتی ہیں ۔ آج کل پلاسٹک کے لفافے میں اچھی تیار کی ہوئی مٹی بھر کر بیج بویا جاتا ہے اور بعد میں اسے اصل کھیت میں منتقل کر دیا جاتا ہے موسم برسات میں گٹھلیوں سے اگائے گئے پودے اصل کھیت میں مناسب فاصلہ دے کر یعنی (۳۰ تا ۴۰ فٹ) پر لگا دیئے جاتے ہیں ۔ یہ پودے سال بعد پیوند کے قابل ہو جاتے ہیں ۔ پیوند کاری ماہ اپریل یا مئی میں کی جاتی ہے ۔ ماہ اگست ستمبر میں بھی پیوند کاری کی جاسکتی ہے ۔ مگر اپریل ہی بہترین موسم تصور کیا جاتا ہے ۔ لکڑی ایک سالہ پرانی شاخ سے حاصل کی جاتی ہے جس پر واضح شگوفوں کی موجودگی نظر آئے ۔ پیوندی لکڑی کسی اچھی قسم سے حاصل کی جائے جس کے متعلق معلوم ہو کہ یہ فلاں قسم ہے اور اس کے اوصاف کیا ہیں پیوند کاری کے ایک ماہ بعد پیوند چل پڑتا ہے ۔ پرانی اور ناکارہ اقسام کے درختوں کو زمین سے دو تین فٹ اونچا کاٹ کر نئی نکلنے والی شاخوں پر اچھی اقسام سے پیوند کاری کر کے اچھی فصل حاصل کی جاسکتی ہے۔

کھاد ڈالنا

عام طور پر بیر کو ناکارہ پھل سمجھ کر اس کو کھاد دینا ضروری نہیں سمجھا جاتا لیکن اچھی پیداوار اور اچھی کوالٹی کا پھل حاصل کرنے کے لئے کھاد دینا نہایت ضروری ہے۔

پانی دینا

اس کی پانی کی ضروریات بہت کم ہیں تاہم پھل کی بڑھوتری کے وقت ایک دو پانی دینا ضروری ہے ۔

کانٹ چھانٹ

چونکہ بیر کا پودا کافی پھیلتا ہے ۔ اس لئے بے ہنگم پھیلنے سے روکنے کے لئے اس کی کانٹ چھانٹ بھی کرنا چاہیئے بیر کی نئی شاخوں پر پھول نکلتے ہیں اور پھل بنتا ہے اس لئے اگر کانٹ چھانٹ کا عمل کیا جائے تو زیادہ شاخیں نکلنے پر زیادہ پھل حاصل کرنے کے مواقع میسر آسکتے ہیں اس کے علاوہ بھی بیمار اور سوکھی ہوئی ٹہنیوں کی شاخ تراشی کرنا چاہیئے۔

پھل کا توڑنا اور فروخت

پھل مارچ اپریل میں توڑنے کے قابل ہو جاتا ہے پکا ہوا پھل بذریعہ سیڑھی توڑ توڑ کر ٹوکریوں میں جن کو عام زبان میں "ڈل" کہتے ہیں ۔ میں رکھ کر مارکیٹ میں فروخت کے لئے لے جایا جاتا ہے ۔ بیر کی بعض اقسام خشک ہو جاتی ہیں اور کچھ عرصہ کے لئے محفوظ کر کے رکھی جاسکتی ہیں ۔ جو بعد میں دو تین ماہ تک قابل استعمال رہتی ہیں ۔

(زراعت نامہ یکم نومبر ۱۹۸۸ء)

شرح چندہ الفضل برائے ممالک بیرون

	روزانہ پرچہ	ہفتہ وار پیکٹ (۶ پرچے)
امریکہ ۔ کینیڈا	۲۰۰۰/- روپے	۱۵۰۰/- روپے
برطانیہ ۔ جرمنی ۔ سویڈن ۔ کویت ۔ ایران بنگلہ دیش ۔ ڈنمارک ۔ جاپان ۔ زمبیا گیمبیا ۔	۱۷۰۰/- روپے	۱۴۰۰/- روپے
آسٹریلیا	۲۳۰۰/- روپے	۱۸۰۰/- روپے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ المتین کا ایک آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ اب اُسکی دوسری آنکھ میں بھی تکلیف ہے۔ جس کا چند دن بعد اپریشن ہونے والا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کی بینائی بحال رکھے۔

سردار عبد الشکور۔ لاہور

• خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر غلام محمد حق پنشنر معلم وقفِ جدید شوگر کی زیادتی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ تمام احباب سے والد صاحب کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بشارت احمد چوہدری۔ ربوہ

• محترمہ بلقیس اختر صاحبہ زوجہ محترم نور محمد صاحب بٹ (چونڈہ رائس ملز ڈسکہ والے) سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ڈسکہ کوٹ ۵۳ سال کی عمر میں ۲۶ جنوری ۱۹۸۹ء کو حرکتِ قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئیں۔

آپ نہایت نیک۔ دیندار۔ بااخلاق عورت تھیں۔ آپ نے دو لڑکے تین لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و تمام احباب جماعت احمدیہ سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

چوہدری بشیر احمد صراف۔ ڈسکہ

• خاکسار کے والد محترم قاضی عطاء اللہ صاحب ٹیچر لاہور بروز جمعرات دوپہر ایک بجے وفات پا گئے والد صاحب موصی تھے جمعہ کو صبح اُنہیں بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ خاندان حضرت اقدس اور تمام بہن بھائیوں کی خدمت میں والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سعیدہ بیگم۔ دار العلوم وسطی

• خاکسار کے بڑے بھائی مکرم میاں نذیر احمد صاحب ناصر صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء کو بعمر ۶۷ سال اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم طاہر محمود صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے ۲۳ جنوری کو ڈسکہ میں پڑھائی جس میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی بعد ازاں جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کے سبب بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی

مکرم میاں نذیر احمد صاحب ناصر کو جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی عرصہ چالیس سال سے زائد خدمت کا موقع ملا ہے۔ آپ کو اس عرصہ دراز میں بطور قائد خدام الاحمدیہ۔ امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ زعیم انصار اللہ، صدر موصیان صدر جماعت، سیکرٹری صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ ضلع سیالکوٹ جیسے اہم عہدوں پر خدمتِ سلسلہ و جماعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ نے اپنی بیوہ کے علاوہ چار لڑکے تین لڑکیاں اور ان کی اولاد یادگار چھوڑی ہیں تمام بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعتِ احمدیہ سے محترم بھائی صاحب کے بلندی درجات کی عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

چوہدری بشیر احمد صراف۔ ڈسکہ

اظہارِ تشکر و درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ کی وفات پر جس للّٰہی محبت کے ساتھ خاندان حضرت اقدس اور دیگر احباب جماعت نے ہمارے گھر تشریف لا کر ہمارے ساتھ گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا اس کے لئے ہمارے دل جذبات تشکر سے لبریز ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب و خواتین کو جزائے خیر دے۔ ہماری والدہ صاحبہ ایک نہایت مخلص اور سادہ احمدی خاتون تھیں ان کی وفات سے ہمیں گہرا صدمہ ہوا ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا چلا جائے

ہم سب کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے صبر جمیل اور حوصلہ عطا فرمائے۔ اور آئندہ ہر غم سے محفوظ رکھے۔

محمود مجیب اصغر (انجنیئر)
5/6 دار الصدر شمالی ربوہ

• میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ فریدہ النور بنت محترم نور الدین صاحب خوشنویس دار العلوم غربی ربوہ جو کہ محترم عبد الغنی صاحب آف دوالمیال ضلع چکوال کی اہلیہ تھیں مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۹ء بروز بدھ بعمر ۳۸ سال ناصر آباد ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مورخہ ۲۶ جنوری کو بعد نماز ظہر گولبازار ربوہ میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی

عزیزہ ہمشیرہ عرصہ قریباً ۱۳ سال سے بعارضہ کینسر بیمار تھیں۔ ربوہ، فیصل آباد، لاہور اور اسلام آباد میں ہر ممکن علاج معالجہ کروایا گیا۔ ہمشیرہ نے بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر حوصلہ اور ہمت و جرأت کے ساتھ گزارا۔

عزیزہ نے اپنے پیچھے تین کمسن بچے ابرار احمد شہزاد بعمر ۹ سال، نوید شہزاد بعمر ۶ سال اور رضائمہ بعمر ۴ سال چھوڑے ہیں۔ اس وفات کا زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ بچوں کے والد مکرم انوار احمد صاحب تین سال قبل ۱۶ دسمبر ۱۹۸۵ء کو وفات پا گئے تھے۔ لہٰذا اس پہلو سے موصوفہ کے بچے خاص طور پر دعاؤں کے بہت محتاج و مستحق ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بظاہر یہ بہت بڑا صدمہ اپنے بے پایاں فضلوں سے برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں ہر آن ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ عزیزہ ہمشیرہ کے درجات بلند فرمائے۔

حمید الدین خوشنویس ۱۳۷۔ ناصر آباد ربوہ۔

• مکرم چوہدری عبد المجید صاحب سابق جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی اپنی اہلیہ کی شدید علالت کے باعث نیویارک میں پریشان ہیں اور احباب کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ کو جلد سے جلد صحت سے نوازے۔

چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی ربوہ

• میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ گردے میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دل کی مریضہ ہیں اور بلڈ شوگر بھی ہے۔ احباب کرام دعا کریں شافی مطلق اپنے فضل و کرم اور دستِ شفاء سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کوئی تکلیف باقی نہ رہے۔

مسعود احمد خورشید۔ کراچی

قواعد وصیت

• موصیان کی راہنمائی کے لئے دفتر وصیت نے قواعد الوصیت چھاپ کر تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ امیر صاحب ضلع سے رابطہ کرے اور اُن سے حاصل کرے۔ ان قواعد کو اچھی طرح پڑھیں اور اُس کے مطابق وصیت کے تقاضوں کو پورا کریں

• قواعد الوصیت سے لاعلمی کی بنا پر اگر کسی شخص کی وصیت پر کوئی زد آتی ہے تو دفتر وصیت اسکا ذمہ دار نہیں۔ دفتر وصیت نے قواعد تیار کر کے تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ اپنے ضلع کے امیر صاحب سے رابطہ کریں اور قواعد حاصل کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

پتہ درکار ہے

• مکرم محمد صدیق احمد ابن چوہدری نور احمد صاحب سابق معلم وقف جدید نگر پارکر سندھ آف لوہاری گیٹ لاہور وصیت نمبر ۲۱۴۳۹ کے بارہ میں اگر کوئی احباب جماعت جانتے ہوں تو ان کے موجودہ ایڈریس سے نظارت کو مطلع فرما دیں۔

• محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ اہلیہ چوہدری ارشاد احمد ورک۔ بلال گنج لاہور وصیت نمبر ۲۱۷۰۴ کے بارہ میں اگر کوئی احباب جماعت جانتے ہوں تو دفتر کو ان کے ایڈریس سے مطلع فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز

ولادت

عزیزم انس احمد اطہر اور عزیزہ شمیم انس کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱ دسمبر بروز اتوار پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام ازراہِ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفصہ انس تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ڈاکٹر مجید اللہ خان میڈیکل آفیسر سوشل سیکورٹی ہسپتال جہلم کی نواسی اور مکرم علی انور ایڈو سابق امیر جماعت ضلع لاڑکانہ کی پوتی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں اللہ تعالیٰ بچی کو درازی عمر کے ساتھ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

رشیدہ باسمہ اہلیہ بشارت احمد بشیر

تقریبِ شادی

مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ بھیرہ کی شادی بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ مکرمہ نصرت آرا صاحبہ بنت چوہدری سلطان علی صاحب ساکن مکھن پورہ لاہور کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پائی۔ بارات اسی روز ربوہ سے لاہور گئی جہاں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ جس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اگلے روز دار الصدر جنوبی میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ بعد طعام مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

احباب سے اس شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ مصروفیات

کے اپنے عزم کا اعادہ فرمایا۔ تایہ خطہ نور احمدیت سے جگمگا اُٹھے۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔

بیعت

۱۵ر جنوری کو مکرم انوار الحق صاحب صدر جماعت مانچسٹر کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں دو افراد نے حضور انور کے دفتر میں نماز مغرب سے قبل دستی بیعت کی سعادت پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور نور ایمان میں ہر آن ترقی انہیں عطا ہو۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت اور درازیٔ عمر۔ نیز سو سالہ جشنِ تشکر" کے جملہ پروگراموں کے کامیاب انعقاد اور دعوت ابتہال میں عظیم الشان کامیابی کے لئے دعا کرتے رہیں ؛

تحریک وقف نو میں شامل ہونیوالے بچوں کی تصاویر

ادارہ الفضل کا ارادہ ہے کہ وقف نو کی مبارک اور بابرکت تحریک پر جن احباب و خواتین نے لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے۔ ان واقفِ زندگی بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کی جائیں۔ جملہ والدین سے درخواست ہے کہ وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ تصاویر ارسال فرمائیں۔ ہر تصویر کے پیچھے بچے کا نام ولدیت۔ مقام۔ تاریخ پیدائش ضرور لکھیں۔

(ادارہ)

SAMPLES

ڈاکٹری سیمپلز

ہم مزمن امراض CHRONIC DISEASES کیلئے ۴۵ روزہ کورسز بطور نمونہ مستند معالجین کو پیش کرتے ہیں ایلوپیتھ ڈاکٹرز۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹرز اور اطباء مندرجہ ذیل مختصر کورسوں میں سے کوئی تین معہ لٹریچر بطور نمونہ طلب فرمائیں۔ بالمشافہ معلومات کے لئے تشریف لانیوالوں کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔

PILES C. —— بواسیر کورس

FISTULA C. —— ناسور کورس

HEADACHE C. —— سردرد کورس

ASTHMA C. —— دمہ کورس

FALLING HAIR C. —— فالنگ ھیر کورس

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ پاکستان

فون سیلز 771 کلینک 606 رہائش ڈاکٹرز 607

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:
" آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"

پھر فرمایا:
" خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔"

(الفضل ۲۴ر جنوری ۱۹۸۹ء)

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔
" اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں ؛

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

خبریں

☆ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس عبدالشکور سلام مسٹر جسٹس محمد افضل لون مسٹر جسٹس محبوب احمد، مسٹر جسٹس محمد الیاس اور مسٹر جسٹس لہراسپ خان پر مشتمل فل بنچ نے ذوالفقار علی بھٹو کو شہید قرار دینے کے بارے میں درخواستیں ابتدائی سماعت کے بعد ہی مسترد کر دیں۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ کوئی فرد شہید ہے یا نہیں اس کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے۔ زمین کی عارضی عدالتوں کو اس طرح کے معاملات طے کرنے کا اختیار نہیں۔

☆ روسی فوج کا آخری دستہ بھی کابل سے روانہ ہو گیا ہے۔ اب کابل میں دو ہزار سے بھی کم روسی فوجی رہ گئے ہیں۔ جنیوا سمجھوتے کے تحت ۱۵ فروری تک تمام روسی فوجی افغانستان سے نکل جائیں گے۔

☆ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر سردار خان بارہ وزئی نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت پیپلز پارٹی اب اپوزیشن میں بیٹھے گی اس لئے اب میرا سپیکر رہنا مناسب نہیں

☆ کراچی کے علاقہ ملیر میں فائرنگ کے واقعات میں ایک شخص ہلاک اور تین زخمی ہوگئے۔ ملیر اور ماڈل کالونی کے علاقے میں خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ ساری رات جاری رہی۔

☆ روسی وزارت خارجہ نے واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والے مضمون میں لگائے جانے والے ان الزامات کی تردید کی ہے کہ ضیاء الحق کے حادثے میں روس کا ہاتھ تھا۔

☆ جدید اسلحہ سے مسلح دو نامعلوم نوجوانوں کی جمعہ کو حیدرآباد میں اندھا دھند فائرنگ کے نتیجے میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا۔ دکانیں بند ہوگئیں۔

☆ بلوچستان نیشنل الائنس اور پختون خواہ ملی عوامی اتحاد نے بلوچستان میں وسیع بنیادوں پر حکومت قائم کرنے کے لئے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں۔ اس سے قبل اسلامی جمہوری اتحاد اور بی این اے کے درمیان سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اسکے علاوہ بی این اے اور جمعیت العلمائے اسلام کے درمیان بھی سمجھوتہ طے پا چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۴۵ کے ایوان میں اب بی این اے کی حامی پارٹیوں کو ۳۶ کی اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ ایک رکن اسمبلی کا ابھی انتخاب نہیں ہوا۔

☆ نیوزی لینڈ میں ہونے والے پاکستان اور نیوزی لینڈ کے پہلے ٹیسٹ میچ کا تیسرا دن بھی بارش کی نظر ہو گیا۔

• سوویت لیڈر میخائیل گورباچوف اور سابق صدر امریکہ مسٹر ریگن کے ناموں کی ایک بار پھر نوبل انعام کے لئے سفارش کی گئی ہے۔

• وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات مسٹر جاوید جبار نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کو پرائیویٹ سیکٹر میں دینے پر غور کیا جا رہا ہے تاکہ وہ حالات کے چیلنج سے بہتر طور پر عہدہ برآ ہو سکے۔

• صدر ضیاء الحق کے صاحبزادے مسٹر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ وہ سیاست میں حصہ لے کر اپنی پارٹی قائم کرنے کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔ وہ آج کل بنک آف امریکہ بحرین کے نائب صدر ہیں۔ انکی عمر ۳۴ سال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا اسلام پسند پارٹیوں سے رابطہ ہے۔

• بھارتی کرکٹر مہندر امرناتھ نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں بیس ہزار روپے کا وہ جرمانہ ادا نہیں کریں گے۔ جو ڈسپلنری کمیٹی نے ان پر کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے سلیکٹروں کو جب مسخروں کا ٹولہ کہا تھا تو بالکل درست کہا تھا۔

• بھارتی کرکٹر سدھو جو قتل کے الزام میں ضمانت پر رہا ہے اس نے عدالت سے درخواست کی ہے کہ اسے ویسٹ انڈیز جانے کے لئے اجازت دی جائے۔

لاہور کے احباب کیلئے ضروری اطلاع

لاہور کے جو احباب الفضل کا روزانہ کا پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروانا چاہتے ہوں یا اشتہارات الفضل میں دینے کے خواہشمند ہوں وہ ہمارے نمائندے مکرم عبدالمالک صاحب سے دارالذکر میں رابطہ قائم فرمائیں۔

(مینجر الفضل)

انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے ؛ (حضرت اقدس)